۹ گیند

کرشن چندر

پہلی بات : بعض لوگ بلی کے راستہ کاٹ دینے کو بدشگونی سمجھتے ہیں۔کسی مخصوص دن کی نحوست اور کسی خالی مکان میں بھوت پریت کی موجودگی جیسے واہموں کا شکار ہوتے ہیں۔ یہ سب توہم پرستی کی مثالیں ہیں۔اس توہم پرستی کی کہیں سے تصدیق ہوتی ہے اور نہ یہ باتیں حقیقت پر مبنی ہیں۔اس طرح کے توہمات انسان کے لیے نقصان دہ اور اس کی ترقی کی راہ میں رکاوٹ بنتے ہیں۔اس کے مقابلے میں سائنسی تعلیم اور تحقیق انسان کے اندر وسعت نظری اور سائنسی نقطۂ نظر پیدا کرتی ہے اور وہ توہم پرستی جیسے عقیدے کی گمراہی سے بچ سکتا ہے۔بعض لوگ توہم پرستی کا سہارا لے کر لوگوں کو گمراہ کرکے اپنا مفاد حاصل کرتے ہیں۔ذیل کے ڈرامے میں اسی سماجی برائی کو پیش کیا گیا ہے۔

جان پہچان : کرشن چندر ۲۳؍نومبر ۱۹۱۴ء کو پیدا ہوئے۔ان کی تعلیم کا آغاز اُردو اور فارسی سے ہوا تھا۔ ۱۹۲۹ء میں انھوں نے ہائی اسکول کی تعلیم مکمل کی اور ۱۹۳۵ء میں انگریزی سے ایم۔اے کیا۔ پھر ایل ایل بی کی ڈگری حاصل کی۔ وہ ایک ترقی پسند افسانہ نگار تھے۔’شکست، ایک گدھے کی سرگزشت، الٹا درخت‘ ان کے مشہور ناول اور ’ہم وحشی ہیں، ٹوٹے تارے، زندگی کے موڑ پر‘ وغیرہ افسانوں کے مجموعے ہیں۔ ۸؍ مارچ ۱۹۷۷ء کو ممبئی میں ان کا انتقال ہوا۔

کردار

موہن چودہ سال کا لڑکا	اسکول کے لڑکے
بھوشن گیارہ سال کا لڑکا	پولس کے سپاہی
اسلم نو سال کا لڑکا	بھوت بنے ہوئے تین مجرم

مقام : ایک پرانا مکان

(پردہ اُٹھتا ہے تو اسٹیج پر نیم تاریک کمرہ نظر آتا ہے۔کمرہ بہت پرانا ہے۔اسٹیج کے بائیں طرف لکڑی کا بڑا دروازہ دِکھائی دیتا ہے۔ دروازے کے دونوں طرف لکڑی کی دو بڑی الماریاں کھڑی ہیں۔اسٹیج کی دائیں طرف بند کھڑکی نظر آتی ہے جس میں رنگین شیشے لگے ہیں۔قریب ہی قد آدم شمع دان بھی ہے۔صوفے کے سامنے تپائی پڑی ہے۔اسٹیج چند لمحوں تک بالکل خالی رہتا ہے۔ پھر یکایک تڑاخا ہوتا ہے اور کھڑکی کا شیشہ ٹوٹ جاتا ہے۔ایک گیند کمرے میں آکر گرتی ہے۔ چند لمحوں کے بعد دو چہرے کھڑکی کے ٹوٹے ہوئے کانچ کے پیچھے سے نمودار ہوتے ہیں اور ڈرے سہمے ہوئے کھڑکی کے اندر دیکھتے ہیں۔ پھر جلدی سے غائب ہوجاتے ہیں۔ پھر ایک اور چہرہ کھڑکی پر نمودار ہوتا ہے۔ چند لمحے بعد وہ چہرہ بھی پیچھے ہٹ جاتا ہے۔اب ٹوٹے ہوئے کانچ کے اندر ایک ہاتھ باہر سے اندر

کو آتا ہے اور ٹٹول ٹٹول کر اوپر کی چٹخنی کو کھولتا ہے۔ کھٹاک سے کھڑکی کے دونوں پٹ کھل جاتے ہیں۔ تین لڑکے اندر آتے ہیں۔ ایک کے ہاتھ میں بلّا ہے)

اسلم : (سرگوشی میں) گیند اسی کمرے میں گئی ہے۔ (موہن سے) تم چلے جاؤ نا اندر۔

موہن : کیا تمھیں ڈر لگتا ہے؟

اسلم : ہاں، یہ بھوتوں والی کوٹھی ہے۔

بھوشن : میں کسی بھوت سے نہیں ڈرتا۔

اسلم : نہیں ڈرتے تو اندر جاؤ۔

موہن : (گھڑی دیکھ کر) اس وقت شام کے چھے بجے ہیں۔ میرے خیال میں اب کھیل ختم کر دینا چاہیے۔ کل آ کر گیند ڈھونڈ لیں گے۔

بھوشن : تم بھی ڈرتے ہو؟ اسلم کی طرح۔

موہن : میں کسی بھوت سے نہیں ڈرتا!

اسلم : تینوں اندر چلتے ہیں۔

موہن : ہاں، یہ ٹھیک ہے۔

بھوشن : موہن، تم آگے چلو نا۔

موہن : (دلیر بن کر) بہت اچھا!

(تینوں آگے بڑھتے ہیں)

موہن : بہت اندھیرا ہے۔

اسلم : جہاں اندھیرا ہوتا ہے، وہیں بھوت ہوتے ہیں۔

بھوشن : فضول باتیں مت کرو اسلم۔ جلدی سے گیند ڈھونڈو اور باہر نکلو۔

اسلم : (موہن سے) تم وہاں دیکھو، (بھوشن سے) تم وہاں دیکھو۔ (کھڑکی کے قریب اشارہ کر کے) میں یہاں دیکھتا ہوں۔

موہن : اندھیرے میں کچھ بھی دِکھائی نہیں دیتا۔

(گیند تلاش کرتے کرتے موہن اور اسلم ایک دوسرے سے ٹکرا جاتے ہیں۔ اندھیرے میں دونوں گھبرا کر ایک دوسرے سے چمٹ جاتے اور ”بھوت بھوت“ چلّاتے ہیں)

دونوں : بھوت بھوت!

بھوشن : ارے موہن، یہ تو اسلم ہے!

موہن : (اسلم کو چھوڑ کر ہانپتے ہوئے) اس نے مجھے ڈرا دیا!

بھوشن : اس وقت دیا سلائی ہوتی تو گیند فوراً مل جاتی۔

(یکایک کمرے میں ہلکی روشنی ہوتی ہے)

بھوشن : یہ موم بتی کس نے روشن کی؟

(اتنے میں کھڑکی کے دونوں پٹ زور سے بند ہوجاتے ہیں)

موہن : یہ کھڑکی کس نے بند کی؟

(یکایک ان کے پیچھے سے زوردار ہنسی کی آواز آتی ہے)

اسلم : یہ کون ہنسا؟

موہن : (گھبراکر) بھاگو، بھاگو!

(بھاگنے کی کوشش میں تینوں گتھم گتھا ہوکر ایک دوسرے پر گر جاتے ہیں۔ موم بتی غائب ہوجاتی ہے اور صوفے کے قریب رکھے ہوئے شمع دان کا بلب خود بخود روشن ہوجاتا ہے۔ تینوں لڑکے حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر شمع دان کی طرف دیکھتے ہیں۔ مگر اتنے عرصے میں مرکز میں پڑی ہوئی لکڑی کی الماری اپنی جگہ سے چلنا شروع کرتی ہے۔ ہولے ہولے الماری کے پٹ کھلتے ہیں۔ الماری سے ایک آدمی نکلتا ہے۔ اس کے سر پر لوہے کا ٹوپ ہے۔ ہاتھ میں تلوار ہے)

موہن : بھوت بھوت!

اسلم : جل تو جلال تو، ...

بھوشن : آئی بلا کو ٹال تو!

موہن : (زمین پر سر رکھ کر ڈنڈوت کرتے ہوئے) بھوت جی مہاراج! ہم کو معاف کردو۔ ہم کرکٹ کھیلنے والے لڑکے ہیں۔ ادھر میدان میں کرکٹ کھیل رہے تھے۔

اسلم : ہماری گیند اس کمرے میں آکر گرگئی۔ جناب بھوت صاحب! ہم صرف اپنی گیند لینے آئے ہیں۔

موہن : ہماری گیند ہمیں واپس کردو۔ ہم ابھی چلے جائیں گے۔

بھوت : (زوردار قہقہہ مار کر ہنستا ہے) تم گیند لینے آئے ہو؟ تم نہیں جانتے، یہ بھوتوں والی کوٹھی ہے؟ ہا ہا ہا! تم کو گیند واپس نہیں ملے گی۔

بھوشن : کوئی بات نہیں۔ ہم واپس جاتے ہیں۔

بھوت : ہا ہا ہا... اب تم نہیں جاسکتے۔ یہ بھوتوں کی کوٹھی ہے۔ یہاں جو آیا، کبھی واپس نہیں گیا۔ ہم تم کو کھا جائیں گے۔

موہن : (گڑگڑاتے ہوئے) نہیں نہیں بھوت جی مہاراج، ہم کو معاف کردو۔

اسلم : ہماری جان بخش دو۔

بھوت : ٹھیک ہے۔ وعدہ کرو کہ دوبارہ یہاں نہیں آؤ گے۔

اسلم : نہیں آئیں گے۔

موہن : بھگوان کی قسم، اب کبھی نہیں آئیں گے۔

بھوت : تو جاؤ، اس دروازے سے باہر نکل جاؤ۔

(تینوں لڑکے حیرت سے بھوت کی طرف دیکھتے ہیں)

بھوت : (چلّا کر) نکل جاؤ!

(تینوں لڑکے دروازے کی طرف بھاگتے ہیں مگر دروازے کے دونوں طرف رکھی ہوئی الماریوں کے پٹ کھل جاتے ہیں اور ان میں سے دو آدمی، جنھوں نے صرف لنگوٹا پہن رکھا ہے، نکل آتے ہیں۔ صورت شکل سے بالکل دیو معلوم ہوتے ہیں)

موہن : بھوت، بھوت!

(ٹوپے والا بھوت اور دونوں کالے بھوت لنگوٹ پہنے ہوئے زور زور سے قہقہہ لگاتے ہیں اور لڑکوں کو پکڑنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بھوشن جس کے ہاتھ میں کرکٹ کا بلا ہے، ٹوپے والے بھوت پر وار کرتا ہے۔ اس کا ٹوپا جو گتّے کا بنا ہوا تھا، پچک کر ٹوٹ جاتا ہے اور اندر سے ایک ٹھنگنے آدمی کا سر نکلتا ہے۔ وہ آدمی تلوار چھوڑ کر بھوشن کو پکڑنے کی کوشش کرتا ہے مگر بھوشن کھڑکی سے چھلانگ لگا کر غائب ہوجاتا ہے۔ باہر سے بھوشن کے چلانے کی آوازیں آتی ہیں)

بھوشن : بچاؤ، بچاؤ، دوڑو، بھاگو، وِکٹر، اصغر، رام پال، امرت، جگجیت، بھاگو... پولس کو بلاؤ، پولس، پولس!

(باہر سے سیٹیوں کی آوازیں، لڑکوں کے شوروغل کی آوازیں)

ٹھنگنا بھوت: (کالے بھوتوں سے) تہہ خانے کا دروازہ کھولو اور ان دونوں کو اندر لے جاؤ، جلدی کرو۔

(پہلا کالا بھوت دونوں کو قابو میں رکھنے کی کوشش کرتا ہے مگر دونوں اس سے لڑنے لگتے ہیں۔ ٹھیک اسی وقت کھڑکی سے دھمادھم بہت سے لڑکے اندر کود پڑتے ہیں۔ ان کے ساتھ پولس کے سپاہی بھی ہیں۔ اس لڑائی جھگڑے میں تینوں بھوت پکڑ لیے جاتے ہیں۔ پولس کا ایک سپاہی دیوار پر لگا ہوا سوئچ دباتا ہے۔ کمرے میں روشنی ہوجاتی ہے)

پہلا سپاہی : ذرا ان بھوتوں کی صورتیں تو دیکھیں! (بھوت کے چہرے سے نقاب نکال دیتا ہے) ارے، یہ تو بھگیلا ہے، نقلی نوٹ بنانے والا۔

(دوسرا سپاہی دوسرے بھوت کا نقاب اُتار پھینکتا ہے)

دوسرا سپاہی : اور یہ کاکا ڈاکو ہے! چھے خون کرکے بھاگا ہے۔

تیسرا سپاہی : (تیسرے بھوت کا چہرہ بے نقاب کرتے ہوئے) اور یہ اودھم ہے، بینک لوٹنے والا۔

پہلا سپاہی : واہ میرے یار! کیا بھوتوں کی کوٹھی بنائی ہے تم نے!

دوسرا سپاہی : مگر ان لڑکوں نے آج تمھاری کوٹھی لوٹ لی، کیوں بھگیلے؟

(یکایک اسلم کو صوفے کے نیچے گیند نظر آتی ہے۔ وہ اسے دبوچ لیتا ہے اور سب کو دِکھاتے ہوئے کہتا ہے)

اسلم : آہا... ہماری گیند مل گئی۔ ہماری گیند مل گئی!

پہلا سپاہی : گیند بھی ملی اور انعام بھی ملے گا تم کو... لڑکو! تم سب کو انعام ملے گا سرکار کی طرف سے۔

اسلم : بھوتوں کو گرفتار کرنے کا انعام ملتا ہے؟

دوسرا سپاہی : یہ بھوت نہیں ہیں، بڑے خطرناک مجرم ہیں جو لوگوں کو ڈرانے کے لیے اور اپنے آپ کو چھپانے کے لیے بھوت بن جاتے ہیں۔ ان کو پکڑوانے کے لیے تمھیں بہت انعام ملے گا۔

اسلم : نئ گیند ملے گی !

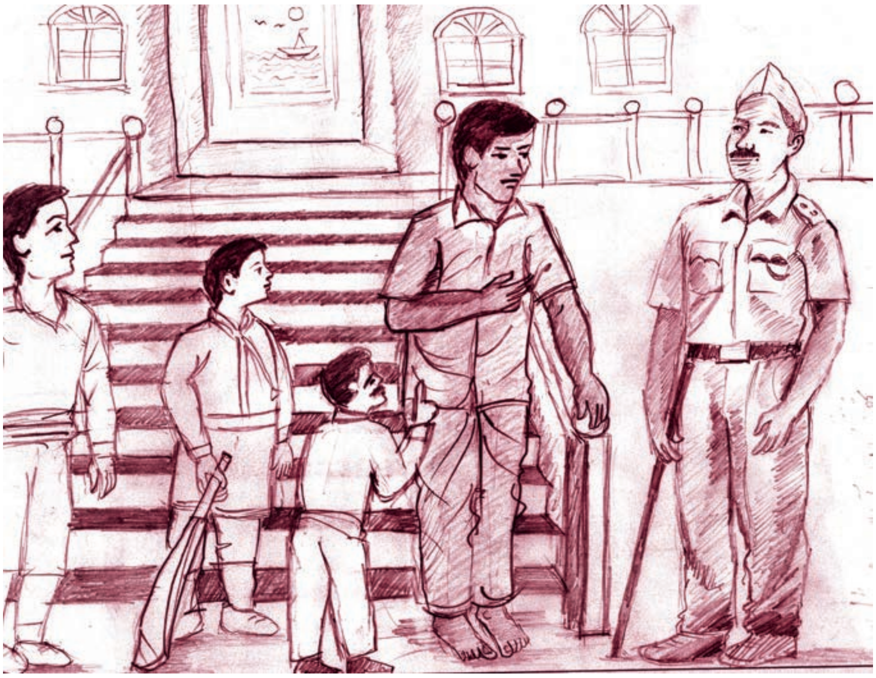

تیسرا سپاہی : ہاں۔

بھوشن : نیا بلّا بھی ؟

دوسرا سپاہی : ہاں ہاں ، نیا بلّا بھی۔

موہن : اور نئ وِکٹیں بھی؟

پہلا سپاہی : ہاں ، نئ وِکٹیں بھی اور بہت سارا روپیا بھی !

بھوشن : ارے تب تو ہم ہر وقت بھوت پکڑا کریں گے اور بڑے گراؤنڈ پر کرکٹ کھیلا کریں گے۔

(پردہ گرتا ہے)

معانی واشارات

تڑاخا	–	کسی چیز کے ٹوٹنے کی آواز Cracking noise
سرگوشی	–	کانا پھوسی، کان میں بات کہنا Whisper
دلیر	–	بہادر Brave, courageous

مشقی سرگرمیاں

ڈرامے کے حوالے سے ذیل کی سرگرمیاں مکمل کیجیے۔

❂ **'جان پہچان' کی مدد سے خاکہ مکمل کیجیے۔**

Complete the web.

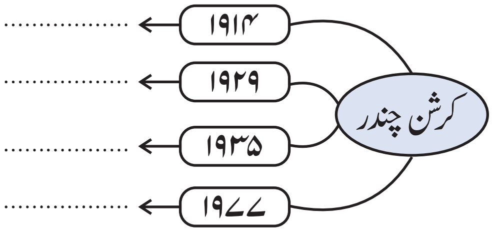

❂ **ڈراما کے مصنف کے تعلق سے شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔**

Complete the web.

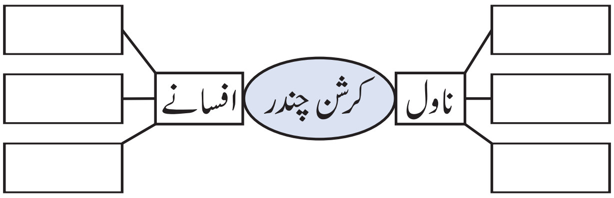

❂ ایک جملے میں جواب لکھیے۔

Answer in one sentence.

۱۔ کھڑکی کا شیشہ یکایک ٹوٹ کر کیوں گر گیا؟

۲۔ بچے کمرے میں جانے سے کیوں ڈر رہے تھے؟

۳۔ بھوت نے بچوں کو کس طرح سے ڈرایا؟

۴۔ موہن کے بھوت بھوت چلانے پر اسلم اور بھوشن کیا کہتے ہیں؟

۵۔ بھوت نے کوٹھی کے بارے میں کیا کہا؟

۶۔ الماری سے نکلنے والے دو آدمیوں کا حلیہ کیسا تھا؟

۷۔ بھوشن بھوت سے بچنے کے لیے کیا کرتا ہے؟

۸۔ بچوں کو انعام کیوں ملے گا؟

❂ مختصر جواب لکھیے۔ Answer in short.

۱۔ بچے کمرے سے بھاگنے کی کوشش کیوں کرتے ہیں؟

۲۔ بچے بھوت کے آگے کس طرح گڑگڑا رہے تھے؟

۳۔ بھوت بچوں کو کس طرح سے ڈرا رہے تھے؟

۴۔ بچوں نے بھوتوں کو کس طرح سے پکڑا؟

Think carefully ذرا غور کیجیے۔

❂ ہر ایک بھوت کے سامنے اس کا نام اور جرم خالی چوکون میں لکھیے۔

Write the name and crime of every ghost.

	نام	جرم
ٹھگنا بھوت		
کالا بھوت		
دوسرا کالا بھوت		

❂ کس نے کس سے کہا؟

Who said to whom?

۱۔ "یہ بھوتوں والی کوٹھی ہے۔"

۲۔ "میں کسی بھوت سے نہیں ڈرتا!"

۳۔ "یہ بھوتوں کی کوٹھی ہے۔ یہاں جو آیا، کبھی واپس نہیں گیا۔"

۴۔ "تہہ خانے کا دروازہ کھولو اور ان دونوں کو اندر لے جاؤ۔"

۵۔ "واہ میرے یار! کیا بھوتوں کی کوٹھی بنائی ہے تم نے!"

Comprehension میں نے سمجھا۔

❂ ہدایت کے مطابق عمل کیجیے۔

Do as per the instructions.

۱۔ جلدی سے گیند ڈھونڈو۔
(جملے میں اسم کو خط کشیدہ کیجیے)

۲۔ دروازے کے قریب دو بڑی الماریاں کھڑی ہیں۔ (خط کشیدہ صفت کی قسم لکھیے)

۳۔ ہماری گیند واپس کر دو، ہم ابھی چلے جائیں گے۔
(جملے میں ضمیر پہچانیے)

۴۔ یہ کھڑکی کس نے بند کی؟ (جملے کی قسم پہچانیے)

۵۔ واہ میرے یار کیا بھوتوں کی کوٹھی بنائی ہے تم نے
(جملے میں مناسب علاماتِ اوقاف لگائیے)

۶۔ کھڑکی کا شیشہ چھن کرکے ٹوٹ گیا۔
(اسم کی قسم لکھیے)

Let the ball roll بات سے بات چلے

❂ بھوت پریت کی کہانیوں سے متعلق اپنے دوستوں سے بات چیت کیجیے۔

Discuss with your classmates about horror stories.

زورِ قلم Power of writing

- اس ڈرامے کو اپنے الفاظ میں کہانی کی طرح لکھیے۔
  Write the drama in a story form in your own words.

  کہانی اس طرح شروع کی جائے : ایک مرتبہ اسلم، موہن اور بھوشن کرکٹ کھیل رہے تھے۔ اچانک ...

- موہن، اسلم اور بھوشن کے وہ مکالمے لکھیے جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اندر جانے سے ڈر رہے ہیں۔
  Write those dialogues of Mohan, Aslam and Bhushan which depict that they are frightened of entering the bungalow.

- ڈرامے کے کرداروں کے نام لکھیے۔
  Write the names of characters of the drama.

- ڈرامے سے فجائیہ جملے اور استفہامیہ جملے تلاش کرکے لکھیے۔
  Copy the exclamatory and interrogatory sentences from the drama.

آیئے زبان سیکھیں
(Learning Language)

فجائیہ

ذیل کے جملوں کو غور سے پڑھیے۔

١۔ ارے موہن، یہ تو اسلم ہے!

٢۔ جل تو جلال تو، آئی بلا کو ٹال تو!

٣۔ آہا، ہماری گیند مل گئی!

پہلے جملے سے بولنے والے کی حیرت ظاہر ہورہی ہے۔
دوسرے جملے سے پتا چلتا ہے کہ بولنے والا ڈرا ہوا ہے۔
تیسرے جملے سے بولنے والے کی خوشی کا اظہار ہورہا ہے۔
جب جملوں سے کسی جذبے، حیرت، خوشی، غم وغیرہ کا اظہار ہوتو ایسے جملوں میں اکثر 'ارے، آہا، واہ واہ، اُف' جیسے الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں اور ان لفظوں کے بعد یا جملوں کے آخر میں ' ! ' نشان لگایا جاتا ہے۔ اس نشان کو **'فجائیہ نشان'** **(Exclamation mark)** کہتے ہیں۔

لاحقہ

ذیل کے جملوں کو پڑھ کر خط کشیدہ لفظوں پر غور کیجیے۔

١۔ قریب ہی ایک <u>شمع دان</u> بھی ہے۔

٢۔ <u>عطر دان</u> میں عطر رکھا ہے۔

الفاظ 'شمع دان' اور 'عطر دان'

شمع + دان

عطر + دان

کے ملنے سے بنے ہیں۔

دوسری مثالیں : پاندان، اُگال دان، گل دان وغیرہ۔

ایسے لفظوں میں ان کے دوسرے حصے کو **'لاحقہ' (Suffix)** کہتے ہیں۔

- نیچے دیے ہوئے لاحقوں کے ساتھ دوسرے الفاظ ملا کر نئے الفاظ بنائیے۔
  Use the below mentioned suffixes and frame meaningful words.

دان، مند، ور، یاب وغیرہ۔

.... + دان = ...

.... + مند = ...

.... + ور = ...

.... + یاب = ...

NC3UN3